رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۱۱ فروری سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۹ جمادی الاولی سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالی کی طبیعت اچھی ہے۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور استقامت اور کامل ایمان پیدا کرنیکی تلقین فرمائی۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی ٹیم لاہور ڈویژنل ٹورنمنٹ پر گئی ہے۔

حال ہی میں علاقہ کابل سے ۵ اصحاب آئے ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالوی کو ۲ ماہ کی مزید رخصت حاصل ہو گئی ہے اور آپ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتگذاری کیلئے یہاں تشریف لاتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

انگلستان میں تبلیغ اسلام

چار اور نو مسلم

حضرت مفتی صاحب کو ڈگریاں

۲ فروری کے روزانہ پیسہ اخبار میں ایک صاحب کی جن کا نام احمدین کار ہے۔ اور جو لنڈن کی ایک اسلامی سوسائٹی کے ناظم ہیں مندرجہ ذیل مراسلت شائع ہوئی ہے۔

سب حمد و شکر اللہ پاک کے لئے ہے۔ جو دلوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ شہر لنڈن کی جارج اسٹریٹ میں زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالمجید صاحب و نواب جنگ بہادر ایک اسلامی جلسہ ہوا۔ جس میں ہندی اور عرب اور افریقی مسلمانوں کے علاوہ انگریز نو مسلم جنٹلمین اور لیڈیاں ایک بڑی تعداد میں جمع ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب اور شیخ شیلڈرک صاحب نے اتحاد اسلامی پر تقریریں کیں۔ عربوں نے اپنی ملکی رسم کے مطابق درود شریف خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے عربی زبان میں درود شریف کی عملی محبت پر ایک تقریر کر کے ضرورت اشاعت اسلام کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ اور ہندیوں اور انگریزوں کی درخواست پر اسی تقریر کو انگریزی زبان میں دہرایا

اس کے بعد دو نوجوان لیڈیاں حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئیں۔ ان کے انگریزی نام مس ہٹاسکر اور مس رتھیس ہیں۔ اسلامی نام مریم اور سعیدہ رکھے گئے۔ ان کے علاوہ ایک اور لیڈی بنام مس گیرلس بردمفتی صاحب کے ہاتھ پر گذشتہ ہفتہ میں مسلمان ہوئی تھی اسلامی نام فضل رکھا گیا۔ اور ایک ہندی طالب علم سٹر سہنا نام مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام مفتی صاحب نے محمد خاں رکھا۔ اللھم زد فزد

نہایت خوشی سے اس خبر کو شائع کیا جاتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے مضمون متعلق علم اللسان اور بعض دیگر مضامین کو کامیاب امتحانی پرچہ تسلیم کرکے تاریخ سوسائٹی فلالوجی نے مفتی صاحب کو بی۔ ٹی۔ ایل کی ڈگری اور ڈپلومہ عطا کیا ہے۔ اور ایک اور کالج نے ایف

درخواست دعا

برادر قاضی نظر الحق صاحب پشاور جو پچھلے دنوں سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ امسال ایف اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب انکی کامیابی کے لئے دعا کریں

اور برادر محمد ابراہیم صاحب علیہ رچک نمبر ۹ کے والد اور برادر فیض محمد صاحب آئیبوسکالرٹہ کی بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نماز جنازہ

برادر کرم داد صاحب چک نمبر ۳۳ سرگودھا اور برادر امید علی صاحب کنگ فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

اعلان نکاح

منشی حامد حسین خانصاحب ناظر کلکٹری میرٹھ کا نکاح بعوض مہر ایک ہزار روپیہ مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی کی صاحبزادی میمونہ خاتون۔ اور سید محمد عبد اللہ خلف سید عزیز الرحمن صاحب کا نکاح عائشہ خاتون بنت مولوی حکیم انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر ۲- فروری ۱۹۱۹ء کو پڑھا گیا۔

اخبار "بدر" کے فائلوں کی ضرورت

دفتر اخبار "الفضل" کے لئے اخبار "بدر" کے شروع سے کر ۱۹۱۰ء تک کے مکمل فائلوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب نقد قیمت لے کر یا ان کے بدلے اخبار الفضل اپنے نام جاری کرا کے مرحمت فرمانا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دیں مناسب معاوضہ دینے کے علاوہ خاص طور پر شکریہ بھی ادا کیا جائے گا۔

(خاکسار ایڈیٹر "الفضل")

احباب کو اطلاع

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ انتظام کی ذیل میں صیغہ تالیف و اشاعت مقرر فرمایا ہے۔ اور اس کا ایک فرض یہ بھی قرار دیا ہے کہ مخالفین کی طرف سے اسلام اور سلسلہ احمدیہ پر جو اعتراض ہوں۔ ان کے جواب دیئے جائیں۔ چونکہ اس کے لئے مخالفین کی طرف سے شائع ہونیوالی کتابوں۔ رسالوں۔ اشتہاروں کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔ اس لئے احباب کو جہاں سے کوئی اس قسم کی تحریر ملے وہ ناظر صاحب صیغہ تالیف و اشاعت قادیان کی خدمت میں بھیجدیا کریں۔

اخبار "الحکم" کے فائلوں کی ضرورت

اخبار بدر کے ساتھ ہی شروع سے کر ۱۹۰۸ء تک کے اخبار الحکم کے مکمل فائلوں کی بھی ضرورت ہے ان کے معاوضہ میں یا تو اخبار الفضل جاری کیا جا سکتا ہے۔ یا نقد مناسب قیمت ادا کی جائیگی جو صاحب تمام فائل یا ان میں سے بعض یا کم از کم ایک ہی مرحمت فرمانا چاہیں

نظم

مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

ایکہ شدی منظرِ نورِ خدا
وارث اوصاف ہمہ انبیا

مخزن اسرار نہان و رہنساں
مطلع انوار عیان و رعیاں

بعد مسیحا تو مسیح آمدی
یوسف مصری کہ صبیح آمدی

آئینۂ روئے محمد توئی
شانہ زن گیسوئے احمد توئی

جلوۂ خوباں ز رخت آشکار
جذبۂ حسنت ہمہ صید کار

چوں بجہاں جلوہ کناں آمدی
رونق بازارِ جہاں آمدی

ہست قدومت چو صبا دلکشا
منظر عالم ز تو شد جانفزا

سنگ شدہ استم ز گدایانِ تو
از سرِ امید چو مہمانِ تو

دست زدہ با سرِ دامانِ تو
خاک نشیں بردرِ ایوانِ تو

ہست امید آنکہ نگاہ کریم
مژدہ دہ مخزنِ لطفِ عمیم

با من مسکین و شکستہ دلے
کارکند لعل کند از گلے

مدتے گشتہ کہ شدم سائلے
دستِ نیازم بہ امید دلے

شوق بر آں ناقہ و محمل لیے
منزلِ عشاق بہ عشق کیے

شورشِ صد عشق جگر خستگی
گریۂ پر دردِ بلب بستگی

نالہ و صد آہ دلِ بے قرار
زخم بصد مرہم وصل نگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۱- فروری ۱۹۱۹ء

مباہلہ کی کارروائی کیلئے علمائے دیوبند کیطرف سے کوئی قائم مقام منتخب ہونا چاہئے

ماہ ستمبر کے "الفضل" میں علمائے دیوبند کو جو دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ اس کے متعلق ایک عرصہ کی خاموشی کے بعد "کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم سے مباہلہ کریگی؟" کے عنوان سے ایک اشتہار مدرسہ دیوبند کے مدرس مولوی عبدالسمیع صاحب کی طرف سے شائع ہوا۔ جس میں اخبار الفضل کو مخاطب کر کے انہوں نے لکھا کہ۔

"مرزائی جماعت سے عموماً اور اخبار الفضل سے خصوصاً یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مضمون جو اخبار الفضل میں مرکزی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے اس کا ذمہ دار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے؟ آیا مرزائی جماعت کے مرکز کی طرف سے اور مرزا محمود صاحب جانشین مرزا صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہے۔ یا صرف الفضل کے ایڈیٹر اور بعض غیر معتمد بہ افراد کی طرف سے"

اس کے جواب میں ہم نے فوراً "امام جماعت احمدیہ علمائے دیوبند سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں" کے عنوان سے اشتہار شائع کر دیا۔ جس میں اپنے امام و پیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص وہ الفاظ پیش کرکے جن میں آپ نے جنوری ۱۹۱۸ء میں علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دی تھی۔ اور باوجود اس دعوت سے آگاہ ہونیکے انہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ بتلا دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریر کے ہوتے ہوئے جس میں نہایت صاف الفاظ میں علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ اور کسی تحریر کی ضرورت نہیں اور دراصل ہم نے اسی دعوت کی طرف علمائے دیوبند کو ایسے موقعہ پر جبکہ وہ خود ایک معمولی سی بات پر اپنے مخالفین کو مباہلہ کی طرف بلا رہے تھے۔ توجہ دلائی تھی۔ اور اسی کی بنا پر بطور یاددہانی۔ لکھا گیا تھا۔ کہ کیا علمائے دیوبند ہم سے مباہلہ کرینگے"۔ پس جب ان کو ہمارے امام کی طرف سے آج سے بہت عرصہ قبل دعوت مباہلہ دی جا چکی ہے۔ اور اس کے متعلق تا حال انہوں نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ تو پھر الفضل کے مضمون پر چڑھنے کے کیا معنی کہ "مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے" اور یہ کہنے کا کیا مطلب کہ "مرزا محمود صاحب کو آگے بڑھنا چاہئے"۔ "مرزا محمود" تو خدا کے فضل و کرم اور اسی کی توفیق سے عرصہ ہوا آگے بڑھ کر آپ لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دے چکے ہیں۔ لیکن آپ ہی کروٹ نہیں۔ تو کیا کیا جائے۔ ہاں اب جبکہ آپ نے ایک طریق سے مجبور ہو کر ہماری دعوت مباہلہ کے متعلق یہ دریافت کیا ہے کہ "اس کا ذمہ وار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے" تو ہم آپ کو آگاہ کرتے ہیں کہ اس کا ذمہ وار وہی ہے۔ جس نے عرصہ ہوا آپ سے مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا اور جو جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام ہے"۔

ہماری مندرجہ بالا تحریر کو پڑھ کر ہر ایک سمجھدار سمجھ سکتا ہے۔ کہ الفضل میں علمائے دیوبند کو جو دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ وہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کی طرف سے تھی۔ اور آپ ہی اس کے ذمہ وار تھے۔ پھر جبکہ آپ کی حسب ذیل تحریر پیش کی گئی تھی کہ:۔

"اگر علمائے دیوبند علمائے فرنگی محل مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ تو میں (امام جماعت احمدیہ) بغیر ان دونوں شرطوں کے صرف انکی تحریر پر ان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں"

الفضل ۱۹۔ جنوری ۱۹۱۸ء

جس میں کھلے طور پر علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ اس کے جواب میں کوئی ایسے صاحب بولتے جن کو علمائے دیوبند اپنا قائم مقام تجویز کر کے پیش کرتے لیکن ان کی طرف سے اس وقت تک کوئی ایسا اعلان یا تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ فلاں شخص ہمارا قائم مقام ہے۔ البتہ انہی پہلے صاحب کی طرف سے پھر اشتہار شائع ہوا۔ جس میں ہمارے امام پر سکوت کا الٹا الزام لگایا گیا۔ اس کے جواب میں بذریعہ اشتہار ہم نے جہاں مذکورہ بالا بیجا الزام کا جواب دیا وہاں علمائے دیوبند کو مباہلہ کی طرف لانے کی کوشش کی۔ اور امید تھی کہ اگر پہلے نہیں تو اب ہی

علمائے دیوبند اپنے میں سے کسی صاحب کو اپنا قائم مقام تجویز کردیں گے۔ جو اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ اور براہ راست **ہمارے موجودہ امام سے ضروری امور کا تصفیہ کریں گے۔** لیکن پھر انہی مولوی صاحب کی طرف سے اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس کا پہلا عنوان ہی یہ رکھا گیا ہے کہ "مرزا محمود صاحب کا مستمر سکوت"

کس قدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس امر کا بذریعہ اشتہار اعلان شائع ہو جانے کے کہ "**امام جماعت احمدیہ علمائے دیوبند سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں**" اور باوجود امام جماعت احمدیہ کے قلم سے نکلے ہوئے **اصل الفاظ دعوت مباہلہ** پیش کر دینے کے۔ اور باوجود اس امر سے آگاہ کر دینے کے کہ علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دینے والا جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام ہے۔ ہمارے امام کو "ساکت" قرار دیا جاتا ہے۔ اور علمائے دیوبند کو "ناطق" **حالانکہ یہ الزام نہایت صفائی کے ساتھ علمائے دیوبند پر عائد ہوتا ہے۔** کیونکہ جب ان کے سامنے امام جماعت احمدیہ کے اپنے الفاظ میں دعوت مباہلہ پیش کر دی گئی تھی۔ تو ان کا فرض تھا کہ وہ اپنے میں سے کسی **معتمد کو اپنا قائم مقام قرار دیکر اس سے ہمارے امام کی دعوت مباہلہ کا جواب** لکھواتے اور اسے مباہلہ کے متعلق ضروری شرائط طے کرنے کا مجاز قرار دیتے۔ اگر ایسا کیا جاتا۔ اور پھر امام جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا جاتا۔ تو آپ پر سکوت کا الزام لگایا جا سکتا تھا۔ لیکن جبکہ باوجود امام جماعت احمدیہ کی طرف سے علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ پہنچ چکنے کے علمائے دیوبند نے تا حال کسی ... شخص کو اپنا قائم مقام قرار نہیں دیا۔ **اور نہ کسی ایسے شخص نے جس کی قائم مقامی کو علمائے دیوبند نے منظور کیا ہو۔ یہ شائع کیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کو علمائے دیوبند منظور کرتے ہیں۔ اور مجھے انھوں نے شرائط مباہلہ طے کرنے کا مجاز قرار دیا ہے۔** تو کس عدل و انصاف کے رو سے امام جماعت احمدیہ پر سکوت کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل و کرم سے مخالفین صداقت کے مقابلہ میں نہ صرف کبھی سکوت نہیں فرمایا بلکہ بڑے زور اور تحدی کے ساتھ اپنے **مقابلہ پر بلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دینا بھی اسی امر کا ثبوت ہے۔**

پس علمائے دیوبند کو چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے امام کی دعوت مباہلہ کا جواب دینے کے لئے پہلے اپنے کسی **قائم مقام کا انتخاب کریں۔ جس کا ساختہ پرداختہ شروع سے لے کر اخیر تک ہر امر میں انھیں منظور ہو**۔ اور اس کی طرف سے امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کی منظوری یا عدم منظوری کا اعلان کرائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ علمائے دیوبند مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ اور **اگر تیار ہوں تو وہ شرائط پیش کریں جن کے مطابق مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔** جب اس قسم کی تحریر علمائے دیوبند کی طرف سے ہمارے امام کو اپنی دعوت مباہلہ کے جواب میں موصول ہوگی تو اس وقت آپ کے ذمہ ہوگا کہ آپ جواب دیں۔

امید ہے علمائے دیوبند جلد سے جلد اپنے میں سے کسی کو اپنا قائم مقام منتخب کرنے کا اعلان کردیں گے۔ اور منتخب شدہ قائم مقام امام جماعت احمدیہ کو علمائے دیوبند کی طرف سے دعوت مباہلہ منظور یا نا منظور کرنے کی اطلاع دینے نیز وہ شرائط بھی لکھدیں گے۔ جو مباہلہ کی کارروائی کے لئے ان کے نزدیک ضروری ہیں۔ اور اگر وہ **شرائط پیش کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو ہماری طرف سے ہی پیش کر دی جائیں گی۔**

ہماری طرف سے علمائے دیوبند کو جس دعوت مباہلہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ چونکہ امام جماعت احمدیہ ہی کی دعوت مباہلہ تھی۔ جیسا کہ ہم آپکی اصل تحریر بھی علمائے دیوبند کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ اس لئے اس کا جواب دینے کے لئے علمائے دیوبند میں سے **کسی ایسے ہی شخص کو سامنے آنا چاہیئے جس کو وہ متفقہ طور پر اپنا قائم مقام منتخب کر کے اس معاملہ کے تصفیہ کا اختیار دیں**۔ اور ان صاحب کو براہ راست ہمارے امام کو مخاطب کرنا چاہیئے ورنہ **کسی ایسے شخص کو امام جماعت احمدیہ مخاطب کرنے کے قابل نہیں سمجھیں گے جو علمائے دیوبند کا قائم مقام نہ ہو اور جس کے قائم مقام ہونے کی علمائے دیوبند تصدیق نہ کریں۔ پس ہم علمائے دیوبند** کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اپنے کسی قائم مقام کے ذریعہ ہمارے امام کی دعوت مباہلہ کا جواب دیں تاکہ جلدی کسی نتیجہ پر پہنچا جائے۔ اور اس بات سے مطمئن رہیں کہ ہماری طرف سے دعوت مباہلہ دیتے ہوئے ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کے الفضل میں جو یہ لکھا گیا تھا کہ

"ان (علمائے دیوبند) کا کوئی زعیم اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتا ہے۔ سنائے پھر ہمارا جواب سنے۔ اس کے بعد بھی اگر اسے یقین رہے۔ کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اس کا امام (نعوذ باللہ) مفتری اور کذاب اور اپنے دعوے میں غیر صادق

تھا تو ہم سے حسب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد تصفیہ شرائط مباہلہ کرے۔"

اس پر ہم اب بھی اسی طرح قائم ہیں جس طرح ان الفاظ کے لکھنے کے وقت قائم تھے۔ مولوی عبدالسمیع صاحب نے اپنے آخری اشتہار میں جو ناحق سارا زور اسی بات پر لگایا ہے۔ کہ ہم ان الفاظ سے انحراف کرتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

ہم صدق دل سے آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اس تحریر میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہیں کرنا چاہتے۔ اور اس کے ہر ایک لفظ کے ہم پابند ہیں۔ اگر آپ کی اصطلاح میں یہ مناظرہ ہے۔ جسے ہم مباہلہ کی صورت لکھ چکے ہیں۔ تو آپ بیشک اسے مناظرہ سمجھیں۔ **لامشاحۃ فی الاصطلاح**

امید ہے کہ آپ لوگ جن صاحب کو اپنا قائم مقام منتخب کریں گے۔ وہ ہماری اس گذارش کو مدنظر رکھیں گے۔ اور جواب دیتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کا جو اصل مقصد ہے اس کے سرانجام پا جانے میں پوری کوشش کریں گے۔

مباہلہ کے معاملہ میں قاضی فضل احمد کا دخل در معقول

علمائے دیوبند سے مباہلہ کے متعلق ہماری جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ اگر علمائے دیوبند نے مباہلہ کے پیالہ کو ٹال نہ دیا۔ اور مباہلہ ہو گیا تو اہل دنیا کے لئے حق و باطل میں فیصلہ کرنیکا بہترین اور آسان ذریعہ مہیا ہو جائیگا۔ ہماری اس خط و کتابت کے متعلق قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے "تو کون۔ میں خواہ مخواہ" کا اپنے آپ کو مصداق ثابت کرتے ہوئے پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ

"یہ مباہلہ شریعت کے مطابق ہوگا یا نہیں۔ اگر شریعت کے مطابق ہوگا تو اس میں یہ ظاہر ہونا لازم ہے۔ کہ علمائے دیوبند مسلمان ہیں۔ اور قادیانی جماعت بھی بزعم خود مسلمان ہے۔ اس صورت میں دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں۔ جیسے مرزا صاحب آنجہانی بھی اپنے ازالہ اوہام میں اس بات کو لکھ کر انکار کر چکے ہیں۔ اور اگر ہر دو فریق ایک دوسرے کے نزدیک کافر ہیں تو اس صورت میں بھی مباہلہ صحیح نہیں۔ گویا دونوں صورتوں میں مباہلہ کرنا غیر شروع ہے۔ مباہلہ کے جواز کی صورت میرے خیال میں تب تک صحیح شرعی نہیں ہو سکتی جب تک کہ میدان مباہلہ میں ایک طرف نبی یا رسول نہ ہو اور دوسری طرف اس کے منکر کافر ہوں"

مذکورہ بالا الفاظ سے قاضی فضل احمد کی جو علمیت اور قابلیت ٹپک رہی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا ہم اہل علم اصحاب پر چھوڑتے ہوئے۔ قاضی فضل احمد صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپ سے پوچھا کس نے ہے۔ کہ یہ مباہلہ شرع کے مطابق ہے یا نہیں۔ کیا علمائے دیوبند کی طرف سے کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ یا ہماری کسی گذارش پر آپ کو جوابدہی کی تکلیف گوارا کرنا پڑی ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو پھر آپ نے دخل در معقول دینے کی کیوں جرأت کی۔ معلوم ہوتا ہے آپ نے اپنی اسی طبیعت سے مجبور ہو کر جس نے لدھیانہ کے مقدمہ میں آپ کو ناک چنے چبوائے تھے اس موقعہ پر بھی منہ کھولا ہے۔ اور اپنی علمیت اور اپنی واقفیت کا اظہار کرنا چاہا ہے لیکن آپ کو یاد رہنا چاہئے۔ کہ جب تک آپ کے ضلع کی سب سے اعلیٰ عدالت کا حسب ذیل فیصلہ آپ کی ذات والا صفات کے متعلق موجود ہے اسوقت تک آپ کو اپنی علمیت کے اظہار کے لئے کوئی اور کوشش کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ کہ

"مستغیث (قاضی فضل احمد) علوم دینی میں نیم تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ اور اس کا علم عربی بہت ہی ناکمل اور سطحی ہے جیسا کہ ڈیفنس کی پیش کردہ عبارت پر اس کے اعراب لگانے کی کوشش سے ظاہر ہوا ہے۔ اس میں بیشمار غلطیاں تھیں۔ جیسا کہ ضرب المثل میں نیم حکیم کو خطرہ جان کہا گیا ہے مستغیث (قاضی فضل احمد) جو کہ نیم ملا ہے۔ خطرہ ایمان ہے۔"

اپنی قابلیت اور علمیت کے اس سرٹیفکیٹ کی موجودگی میں نہ معلوم قاضی فضل احمد اور کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں

قاضی فضل احمد مباہلہ کے جواز کی یہ صورت بتلانے کے بعد کہ ایک طرف نبی ہو اور دوسری طرف اس کے منکر کافر لکھتے ہیں :-

"مباہلہ کی شرائط سے پہلے اس امر کا صاف ہو جانا ضروری ہے۔ کہ مرزا محمود صاحب خلیفہ ثانی قادیانی نبی اور رسول ہیں۔ اور تمام اہل اسلام خواہ کسی مذہب کے ہوں۔ ان کے منکر ہیں۔ یہ اشتہار مرزا صاحب دعوت مباہلہ کو بقلم جلی شائع کرنا چاہئے۔ کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں۔ اور تمام مسلمان بالعموم اور علمائے دیوبند بالخصوص میری رسالت اور نبوت کے منکر ہیں اس کے بعد مباہلہ کے شرائط طے ہونا چاہیئے"

معلوم نہیں جب قاضی فضل احمد صاحب جماعت احمدیہ اور علمائے دیوبند دونوں فریقوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ جو انھوں نے اپنے لدھیانہ کے مقدمہ میں دیا تو وہ صرف جماعت احمدیہ کے امام کے متعلق کیوں لکھتے ہیں۔ کہ وہ نبی اور رسول ہونیکا دعویٰ کرنے کے بعد شرائط مباہلہ طے کریں۔ کیوں یہی سوال علمائے دیوبند سے نہیں کرتے۔ اگر ان کا یہ فتویٰ صحیح ہے۔ کہ "مباہلہ کے جواز کی صورت میرے خیال میں تب تک صحیح شرعی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ میدان مباہلہ میں ایک طرف نبی یا رسول نہ ہو اور دوسری طرف اس کے منکر کافر نہ ہوں" تو انھیں چاہئے کہ دیوبندیوں سے دریافت کریں کہ کافروں کا گروہ تو موجود ہے۔ آپ لوگوں یعنی علمائے دیوبند میں کون شخص نبی یا رسول ہے۔ جو ان احمدیوں سے مباہلہ کرے گا۔ اور ممکن ہے۔ کہ دیوبندیوں کی طرف سے ان کو جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا نام بتایا جائے۔ جن کے متعلق پچھلے دنوں اخباروں میں شور تھا کہ ان کے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیطرف سے

ایک غیر مبائع کے چند سوالوں کا جواب

سوال اول - سورہ شوریٰ میں جو قسم کی وحی کا ذکر ہے مسیح موعود کو ان میں سے کونسی قسم حاصل تھی۔

جواب - ہر سہ قسم کی حاصل تھی۔

سوال دوم - لم یکن بینی و بینہ نبی والی حدیث جو حقیقۃ النبوت میں ہے۔ وہ کس کتاب میں ہے۔

جواب - مسند امام احمد حنبل میں ہے۔

سوال سوم فلما جاءھم کے معنی مضارع کے آپ کس قرینہ صارفہ سے کرتے ہیں۔

جواب - لمّا جب فعل پر داخل ہوتا ہے اس کے معنی کبھی ماضی کے ہوتے ہیں۔ کبھی مستقبل کے ہوتے ہیں مستقبل کی مثالیں یہ ہیں فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا (۲۹/۲) وتری الظالمین لما راوا العذاب (۲۵/۲)

فلمّا جاءھم کے معنی مستقبل کے اس لئے کئے گئے ہیں۔ کہ اس کے مابعد کی آیت میں وھو یدعیٰ الی الاسلام جملہ ہے جو داعی الی الاسلام پر صادق نہیں آتا۔ بلکہ اس پر صادق آتا ہے جس کے ظہور سے پہلے مذہب اسلام موجود ہو۔

سوال چہارم - الفضل احمد پر جو استہزاء اخبار (؟) میں آڑایا جاتا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔

جواب رسل اور ان کے اتباع کو ان کے اعداء محل استہزا قرار دیں تو کیا عجب ولقد استھزئ برسل من قبلک ویسخرون من الذین امنوا شاہد ناطق ہے۔ حقیقت اس کی یہ ہے کہ مسیح اسرائیلی نے انجیل میں اپنے دوبارہ آنے کی خبر دی ہے۔ ان کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اور یہ ان سے افضل ہیں۔ تو مسیح کا دوبارہ آنا ان کی پہلی آمد کی نسبت بہتر ہے۔ اور یہ عربی کی مثل العود احمد کے موافق ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود ازالہ اوہام ص۶۷۳ پر لکھتے ہیں" اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی طرف یہ اشارہ ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفقط احمد ہی نہیں۔ بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"

سوال پنجم - نبوت کا اعلان آپ کے زمانہ میں زور شور سے ہوا۔

جواب - کیونکہ زور شور سے انکار کیا گیا۔ دوسرے یہ کہ مسیح موعود کا اعلان یہی ہے کہ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھدیا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کرتے۔

سوال ششم - کفر کا مسئلہ بھی آپ کے زمانہ میں چھڑا ہے۔

جواب - ہم نے اپنے پاس سے کچھ نہیں لکھا۔ جو مسیح موعود نے لکھا۔ اسی کا اعلان کیا ہے۔ اور اس کا باعث بھی وہی لوگ ہیں جنہوں نے اعلان کیا کہ مسیح موعود کے انکار سے کوئی حرج نہیں۔ ہماری طرف سے کسی مسئلہ میں ابتدا نہیں ہوتی۔

سوال ہفتم - اسمہ احمد کا مصداق بھی مسیح موعود کو ٹھہرانا اور آنحضرت کو قرار نہ دینا آپ ہی کے زمانہ میں ہوا ہے۔

جواب - میں نے کبھی نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفت احمد کے مصداق نہیں۔ وہ اگر احمد نہ ہوں تو مسیح موعود جنہوں نے ہر مرتبہ انھیں کے فیضان سے پایا۔ احمد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ نام احمد مسیح موعود کا تھا۔ اور یہ آیت نام کے اعتبار سے آپ ہی پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کے آیت کے فہم میں یہ میرا ایک فہم ہے۔ اور کسی شخص کو میں اس بات پر عقیدہ رکھنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔

سوال ہشتم - لاہوری جماعت بھی حضرت صاحب کو ظلی نبی۔ اور اُمتی نبی تو مانتی ہے۔ تو پھر جب حضرت صاحب نے خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے لا تفرقوا بین احد ولا احد الی۔ تو پھر جماعت حضرت صاحب کے بارے میں جھگڑتی کیوں ہے۔

جواب - ہم بھی حضرت صاحب کو ظلی بروزی۔ اُمتی نبی ہی مانتے ہیں۔ لیکن فرق لاہوریوں کا اور ہمارا یہ ہے کہ ہم ظلی نبی کو نبی سمجھتے ہیں۔ وہ ظلی نبی کو غیر نبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ واقعی جھگڑے کی بات ہے۔ کہ غیر نبی کے لئے عبد اللطیف اور عبد الرحمن جیسے آدمیوں کا شہید ہوتا۔ اور تمام دنیا میں ایسا شور کہ گھر گھر میں تفرقہ ہو۔ جائز نہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی لکھا ہے۔ اور دعوئی نبوت کیا ہے۔ تو ان کو غیر نبی کیونکر سمجھا جا سکتے۔ جیسا کہ لاہوری جماعت کا منشاء ہے۔

سوال نہم - فریق مخالف کہتا رہتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے کہا تھا۔ یا لکھا تھا۔ یا ان کو الہام ہوا تھا مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں۔ کہ میاں محمود احمد صاحب سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ یہ باعث فتنہ ہوگا۔ اس کی کیا اصلیت ہے۔

جواب یہ لاہوریوں کا میری نسبت افترا ہے میری نسبت حضرت مسیح موعود کے الہامات اور تحریرات تمام ایسی ہیں۔ کہ جو میرے صدق پر گواہی دیتی ہیں اور میری نسبت بشارات ہیں۔ چنانچہ میرا نام محمود الہامی ہے۔ جو سبز کی دیوار پر حضرت مسیح موعود کو دکھایا گیا ہے۔ اور یہ بھی الہام ہے۔ کہ حسن و احسان میں وہ بیٹا تیرا نظیر ہوگا۔

اس بارے میں کہ مسیح موعود کی تحریروں میں میرا ذکر ہے۔ بعض دوستوں نے رسائل لکھے ہیں جو آپ کے پاس بھیجے جاتے ہیں۔

اور حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری نسبت لکھا ہے کہ وہ میری ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ جو سبز اشتہار میں ۱۸۸۸ء میں شائع کی گئیں وہ عبارت یہ ہے "تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے ....

....

...............کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم جنوری ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ اور ستر ہویں سال میں ہے۔"

اگر وہ لوگ اس امر پر قسم اُٹھائیں تو یقیناً ہلاکت کا منہ دیکھیں گے آپ ان سے دریافت کریں کہ کیا ان میں سے کوئی اس پر حلف اُٹھانے کے لئے تیار ہے۔

سوال دہم - الوصیت کے پڑھنے سے کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ ایک احمدی دوسرے احمدی کے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہے

جواب - وصیت میں حضرت نے دو قدرتیں لکھی ہیں ایک کا مظہر اپنے آپ کو بیان کیا ہے دوسری کا مظہر اور بعض وجودوں کو قرار دیا ہے جو آپ کے بعد ہونگے۔ وہی سلسلہ خلفاء ہے جنکی بیعت کرنا تاکہ جماعت کا نظام قائم رہے ایک شرعی دینی مسئلہ ہے۔ اور آپ کے اپنے آخری رسالہ پیغام صلح سے ثابت ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا ایک پیشرو ہونا چاہئے۔ اور غیر احمدی پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کیونکہ وہ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت نہیں۔ جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اور یہ آپ کا ارشاد خلافت کے لئے کافی دلیل ہے۔ اور بیعت خلافت میں کوئی انسان پر مصیبت تو نہیں پڑتی۔ اطاعت فی المعروف کا ہی اقرار ہوتا ہے۔ انجمن حضرت کے زمانہ میں جو کام کرتی تھی وہی اب بھی کرتی ہے۔ اور جن کاموں میں وہ جانشین تھی اب بھی ہے۔

سوال یازدہم - حضرت صاحب صرف نبی نہیں کہلا سکتے

جواب - ہم بھی اُن کو اُمتی نبی ہی کہتے ہیں۔ صرف نبی ہم بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُمتی بھی سمجھتے ہیں۔ باقی اکیلا نبی لکھنا یہ منع نہیں۔ جیسا کہ مسیح موعود نے اپنی متعدد تحریروں میں لکھا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے الہام میں اُن کو نبی کہا ہے جماعت میں سے بعض لوگ اس کا انکار نہ کرتے تو اس پر زور دینے کی ہمیں بھی ضرورت نہیں تھی۔ **النبی احمد** حضرت مسیح موعود نے اپنے اس اشتہار میں لکھا تھا جو پگٹ کے نام انگریزی میں تھا۔ اس کے لب۔ ہماری کسی تحریر میں۔ اگر یہ لفظ آیا ہے۔ تو اس اشتہار کے حوالے سے آیا ہے ہم نے اپنی طرف سے کوئی لفظ نہیں لکھا۔

سوال دوازدہم - مجھے معلوم نہیں کہ لاہوریوں کے متعلق ان کی اقتدا میں یا امامت میں نماز پڑھنے کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔

جواب میں نے ابھی تک ان کے پیچھے انکی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا فتویٰ نہیں دیا۔ امامت تو کسی کی بھی ممتنع نہیں۔ ہاں متعدد شہروں سے۔ لاہوری جماعت کے متعلق ایسی خبریں آئی ہیں۔ کہ وہ ہمارے دوستوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ بجز ایسے شخص کے جو ان کی ہاں میں ہاں ملائے۔ اور انھیں خیال ہو کہ یہ عنقریب ہم میں مل جائیگا۔ اس لئے فی الحال سخت مجبوری کے بغیر ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا میں جائز نہیں سمجھتا۔ خصوصاً جہاں اپنے دوست میسر آسکتے ہیں۔ وہاں ان سے مل کر نماز پڑھنا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ درحقیقت ایسا شخص انہی لوگوں سے تعلق رکھتا ہے اور جبکہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کے لئے ایک ابتلا کا موجب ہیں۔ تو پھر ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا۔ یا اپنی جماعت کو چھوڑ کر ان میں شامل ہونا لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کا مستحق بناتا ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

عرب میں شراب کی ممانعت

اسلام نے اپنے پیرووں کو جس زور اور تاکید کے ساتھ شراب کے استعمال سے روکا ہے وہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان کہلانے والوں نے جہاں اسلام کے اور احکام کو پس پشت ڈالدیا۔ وہاں شراب کے استعمال سے بھی دریغ نہ کیا۔ اور تو اور اس خطہ پاک تک میں شراب استعمال ہونے لگی جہاں سے سب سے پہلے اس ام الخبائث سے مجتنب رہنے کا الٰہی فرمان تمام دنیا نے سنا۔ اور سعید الفطرت لوگوں نے قبول کیا تھا۔ لیکن اب جبکہ ان لوگوں نے بھی شراب کے نقصانات اور برائیوں سے آگاہ ہوکر اس کے استعمال کو حکماً روکنے کی طرف قدم اُٹھایا ہے۔ جو اس کے دالا وشیدا تھے۔ اور جنھیں مذہبی طور پر اس کے استعمال کی ممانعت نہیں ہے۔ تو یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ عرب کے موجودہ حکمران نے اپنی تمام سلطنت میں حکماً ہر قسم کی شراب کی سخت ممانعت کردی ہے۔ اور جدہ کے افسران سرکاری نے شراب کی تمام بوتلوں پر قبضہ کر کے انھیں ضائع کر دیا ہے نیز انھوں نے مختلف یورپین گورنمنٹوں کے قائم مقاموں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کے تاجروں کو مطلع کر دیں کہ اس حکم کی تاریخ سے عرب گورنمنٹ کسی قسم کی مسکرات کو اپنے حدود میں داخل ہونیکی اجازت نہ دیگی۔

شکر ہے کہ عرب کے حکمران کو ایک اسلامی حکم کی عزت و احترام

سالانہ جلسہ کے متعلق احباب سے گذارش

میں اس تحریر کے ذریعہ جملہ احمدی احباب (سلمہم اللہ ورضی عنہم ورضوا عنہم کالاولین الذین قضوا نحبہم و ما بدلوا تبدیلاً رضی اللہ عنہم ورضوا عنہم) کو ایک نہایت ہی ضروری امر کیطرف متوجہ کرتا ہوں جو کہ مندرجہ عنوان انعام (یعنی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہم) کا مصداق بنانیکا موجب ہے۔

یہ ثابت شدہ صداقت ہے کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے تعاون قومی اور تظاہر ملی کی وہ مستحکم بنیاد رکھی ہے جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ اسلام نے کوئی فوج اور لشکر تنخواہ دار تجویز ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کو بھی تعاون قومی پر ہی رکھا ہے۔ اور یہ اس لئے کیا ہے کہ باوجود ایک مطاع اور واجب الاتباع امام ہونے کے اسلامی ہر ایک چیز کو ہر ایک مسلم اپنی چیز سمجھے۔ کیونکہ وہ چیز اس کے اجیرانہ عمل یا بدون اس کے عمل کے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے شریکانہ عمل کا نتیجہ ہے۔ اور جب اسلام کا ہر ایک نام لیوا اس کو اپنی چیز سمجھیگا۔ تو پھر اس چیز کی تحصیل اور ترقی اور حفاظت اور اصلاح میں ایک دماغ اور ایک ہاتھ اور ایک طاقت صرف نہیں ہوگی۔ بلکہ ساری قوم کے دماغ اور ہاتھ اور سب کی قوت و طاقت اس کے لئے عمل پیرا ہونگے۔ اور پھر مختلف طریقوں پر نہیں۔ بلکہ ایک مطاع ہدایت اور ارادت کے ماتحت ایک ہی رنگ پر عامل ہونگے۔ اور اس میں اور ایک یا چند ایک چیزوں کے عامل ہونے میں جو فرق ہے۔ وہ زمین و آسمان اور رات اور دن کے فرق سے بڑھ کر اور سورج سے زیادہ نمایاں ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب تک اسلام کی ہدایت کے ماتحت مسلمانوں میں ایک مقصد کے متعلق اس تعاون ملی پر عملدرآمد رہا۔ اس وقت تک ہر ایک ترقی کے میدان میں نہایت مستحکم اور نہایت ہی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اور جب بدقسمتی سے فرق آیا تو ان کی ترقی کی رفتار میں بھی نمایاں فرق شروع ہوگیا۔ اور جس جس لائین میں اسکا ظہور ہوا اس میں یہ فرق بھی ممتاز رہا۔ اور بالآخر جب سب لائینوں میں یہ تعاون ملی اور باہمی امداد قومی مفقود ہوا تو ترقی کی سب لائینوں میں پہلے توقف اور سکون اور پھر رجعت اور انحطاط ایسا واقعہ ہوا کہ اوج ترقی سے گر کر حضیض ادبار میں جا گرے لیکن جیسی کہ خدائے رحیم و کریم کی عادت ہے۔ کہ وہ ٹھوکر کے بعد پھر اپنے بندوں کو اپنی ہدایت پر عمل پیرا ہونے کا پھر موقعہ عنایت کرتا سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے دو فسادوں کے مقابلہ میں دو تباہیوں کا ذکر فرماتے ہوئے پہلے فساد اور تباہی کے ذکر کے بعد فرمایا۔ ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم وامددناکم باموال وبنین وجعلنکم اکثر نفیرا اور دوسرے کے ذکر کے بعد فرمایا ہے کہ عسیٰ ربکم ان یرحمکم۔ وان عدتم عدنا۔

تو اس عادت کے مطابق خداوند تعالے نے پہلے مقدر فرمایا ہوا تھا کہ مسیح موعود (یعنی مسیح محمدی) کی تشریف آوری پر پھر اس ہدایت (تعاون قومی و ملی) پر حقیقی اسلام کے خدام کو لگایا جاویگا۔ چنانچہ خدا کے مسیح (یعنی احمد) نے تشریف لا کر اپنے خدام کو پھر اس مدتوں کی ترک شدہ لائین پر چلانا شروع کیا۔ جو اس فائدہ کی اہمیت کے مطابق اس کام کے کرنیکا اسی درجہ کا ارادہ پیدا ہوتا ہے اور پھر جس درجہ کا ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق اس کام کے کرنے کے لئے آدمی اس کیلئے کوشش کرتا ہے۔ اور جس قدر کوشش کرتا ہے۔ اسی قدر امداد الٰہی عطا ہو کر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ پس اسی علم اور اسی اہمیت فائدہ کے جتانے اور زور دار ارادت پیدا کرنے۔ اور پائدار تا حد طاقت کوشش پر آمادہ کرنے کے لئے وعظ و نصیحت اور اعلان و تذکیر ہوتی ہے۔ اس تمہید کے بعد عرض ہے۔ کہ جس تزکیہ نفس اور اجتماعی تعلیم اور مقاصد قومی اور سالانہ سکیم عمل اور جوش امانت اسلام وغیرہ مقاصد عالیہ اور ضروریہ کے لئے خدا کے مسیح نے جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی کر ان کی تشریح و تفصیل اور ان کی اہمیت کے اظہار کے لئے مجھے کچھ پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے سب احمدی احباب ان سے خوب واقف ہیں البتہ اس عظیم الشان کام (یعنی جلسہ سالانہ جو کہ ان مقاصد عالیہ کے حصول کا موجب اور باعث ہے) کے موقعہ پر تعاون ملی و قومی کی طرف توجہ دلانیکی کسی قدر ضرورت محسوس ہوتی تاکہ علاوہ ان فوائد کے جو کہ ابتدا میں عرض کئے ہیں اسلام کے منشاء کے مطابق سب احباب اس ثواب عظیم کے بھی حصہ دار ہوں۔ کیونکہ اکیلے مجاہد فی سبیل اللہ ابن سبیل۔ طالب العلم۔ ہر ایک ان میں سے وہ بھی امداد اور اعانت از روئے قرآن مجید و حدیث بہت ہی بڑے مدارج اور اجر عظیم کی موجب ہے۔ لیکن جو احباب شریک جلسہ ہوتے ہیں۔ ان میں یہ سب باتیں یکجا جمع ہوتی ہیں۔ پس ان کی امداد و اعانت کس عظیم الشان درجہ کی چیز ہو سکتی ہے پھر یہ احباب ایک لحاظ سے تو آپ ہی کے مہمان ہیں۔ جبکہ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ اسلام کی ہر ایک چیز اور ہر ایک کام اس کے سب نام لیواؤں کا ہے۔ اور پھر آپ کے مہمان کون خدا کے اور خدا کے مسیح کے پیارے۔ اور ایسے پیارے مہمانوں کی آپ کو کس حد تک مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ اور دوسرے لحاظ سے یہ خدا کے اس پیارے مسیح کے مہمان ہیں جس کو وہ خود ہی فرماتا ہے انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔

اور اس آقا نامدار کے مہانوں کی خدمت بھی اسی کے خدام کا حق ہے۔ لکھا ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی مہمان آیا تو کسی وجہ سے آپ نے فرمایا۔ کہ جو شخص میرے مہمان کی مہمانی کریگا وہ جو چاہیگا۔ میں اس کے لئے دعا کرونگا۔ تو بہت سے محروموں نے تو یہی کہا۔ یا کہ اگر اس کی دعا کوئی چیز ہوتی۔ تو اپنے مہمان ہی کے لئے کھانا مانگ لیتا۔ مگر ایک بخت بیدار والے نے عرض کی۔ کہ حضور میں اس کی مہمانی دونگا۔ جب مہمانی ہو چکی تو اس نے عرض کی۔ کہ اب وعدہ پورا کیجئے آپ نے فرمایا بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ جیسا ہو جاؤں۔ تو بڑے ردوبدل کے بعد آپ اس کو اپنے حجرہ میں لے گئے اور دعا کی اور توجہ کی۔ تو جب حجرہ سے باہر آئے۔ تو کہتے ہیں کہ علاوہ اور امور کے ظاہری شباہت میں بھی ایسا تشابہ ہو گیا تھا۔ کہ دونوں میں مشکل سے امتیاز ہو سکتا تھا۔ تو کیا خدا کے پیارے مسیح کے مہمانوں کی مہمان نوازی اس قدر بھی مفید نہیں ہو گی کہ مہمان نوازوں کو شرکاء دربار حضار مجالس عالیہ مسیح موعود سے بنا دے۔

پس میں نہایت اصرار سے عرض کرونگا کہ احباب ضرور ہی اس جلسہ سالانہ میں تعاون قومی کی بنا پر فہرست ذیل میں کوئی چیز یا اس کا کچھ حصہ یا اس کی قیمت اپنی طرف سے دیکر شریک مہمان نوازی مہمانان مسیح موعود ہوں۔ اور ضرور۔ ضرور۔ ضرور ہوں۔ خدائی کام تو ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے جائیں گے پر کیا ہی خوش قسمت وہ ہیں۔ جو ان میں حصہ لیں اور جہاں تک ممکن ہو جلد تر اس ماہ فروری میں اطلاع دیں۔ کیونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ جلسہ بجائے تعطیلات ایسٹر کے تعطیلات ہولی میں ہو جائے گو ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

سالانہ جلسہ پر خرچ ہونے والی اشیاء کی فہرست معہ تعداد اور قیمت کے حسب ذیل ہے:۔

نام اشیاء	وزن	قیمت
روغن زرد	۷½ من پختہ	[illegible]
آرد گندم	۵۱۰ من پختہ	[illegible]
دال ماش	۲۲ من پختہ	[illegible]
دال مسور	۳½ من پختہ	[illegible]
دال نخود	۲½ من پختہ	[illegible]
نمک	۱۰½ من پختہ	[illegible]
ہلدی	۱½ من پختہ	[illegible]
دھنیاں	۱½ من پختہ	[illegible]
مرچ سرخ	۲ من پختہ	[illegible]
پیاز کراچی	۲ من پختہ	[illegible]
لہسن	۲ من پختہ	[illegible]
چینی کھانڈ	۱½ من پختہ	[illegible]
ادرک	۳ من پختہ	[illegible]
چاول	۲½ من پختہ	[illegible]
باسمتی	۲ من پختہ	[illegible]
آلو	۳۰ من پختہ	[illegible]
چاء سبز	۲ سیر پختہ	[illegible]
چائے لپٹن	۶ ٹین	[illegible]
تیل مٹی	۲۰ ٹین	[illegible]

(محمد سرور شاہ سکرٹری کمیٹی انتظام جلسہ سالانہ)

آریہ سماج بمبئی سے مباحثہ

مسئلہ تناسخ پر گفتگو

میں نے مہاشہ رامچندر صاحب سے کہا کہ آپ کے پاس بہتر سے بہتر یقینی دلیل جو تناسخ کی تائید میں ہو وہ انتخاب کر کے آپ پیش کریں۔ اس کے جواب میں رامچندر صاحب نے کہا کہ چونکہ دنیا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ پہلے جنم کا پھل ہے۔ اور تناسخ کا مسئلہ سچ ہے۔ ورنہ امارت اور غربت صحت و تندرستی وغیرہ کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر میں نے کہا یہ سچ ہے۔ کہ دنیا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یقینی ثبوت کیا ہے۔ یہ کہ پہلے جنم کا پھل ہے۔ اس یقین کا آپ سے مطالبہ ہے۔ ایک عورت ہسٹریا کے مرض میں گرفتار ہوتی ہے۔ ایک وہمی شخص کہتا ہے۔ کہ فلاں شخص جو کہ مر گیا تھا بھوت ہو کر فلاں پیپل کے درخت پر رہتا ہے۔ اسی نے اسکو دبایا ہے۔ اس وجہ سے اس عورت کے ایسے حرکات ہیں۔ لیکن ایک دانا طبیب کہتا ہے کہ نہیں اس کو ایک بیماری ہے۔ جس کا نام ہسٹریا ہے۔ اور یہ اس کے اندر کے اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں اس طبیب کے بتائے ہوئے علاج اور دوا سے وہ عورت تندرست ہو جاتی ہے۔ پس کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے کہا کہ اس کو فلاں پیپل کے درخت پر رہنے والی بدروح نے دبایا ہے۔ یہ اس کی جہالت تھی۔ اور اس کا بے ثبوت وہم تھا۔ اگر اسی وہمی شخص کی بات پر یقین کر لیا جاتا۔ تو اس کا مرض رفع نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ کہ دنیا میں صحت و تندرستی امارت و غربت کا اختلاف تو ضرور ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ کسی پہلے جنم کی روح کا یہ کرشمہ ہے۔ یہ ایک خیالی وہم ہے۔ اور یقینی ثبوت نہیں۔

رامچندر صاحب نے کہا کہ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ جو کچھ تمہیں دکھ اور مصیبت پہنچتی تمہارے کرموں کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ دکھ یا مصیبت تمہارے اگلے جنم کے کرم کی وجہ سے ہے۔ بلکہ فرمایا ہے کہ "کسبت ایدیکم" تمہارے اپنے ہاتھوں کی یہ کمائی ہے اور فرمایا "لیس للانسان الا ما سعی" انسان کی اپنی کوشش ہی پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں یہ نہیں کہا گیا کہ تمہارے اگلے جنم کے کرم کی وجہ سے یہ دکھ یا آرام ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ کہ عادل ایشور نے اگلے جنم کے کرم کی وجہ سے دکھوں اور مصیبتوں اور ہر قسم کی جہالتوں اور بیماریوں میں لوگوں کو مبتلا کیا ہے۔ تو

پھر انسانی عدالت اور انصاف اور بچوں کی تعلیم و تربیت اندھوں کا علاج اور ان کے ساتھ ہمدردی مفلسوں کی امداد غرضیکہ دنیا کی ساری عدالتیں اور ساری تعلیم گاہیں - اور شفا خانے اور طبی اصول اور سوامی جی نے خوبصورت اور تندرست اولاد پیدا کرنے کی جو تدبیریں بتائی ہیں وہ سب بیہودہ ہیں - اور عادل ایشور کے فیصلے اور قانون کے ساتھ جنگ ہے پس چاہیے کہ آریہ سماج تمام مفید عام کاموں کو بند کر دے -

اور اگر کہا جائے ایشور نے انسانی ہمدردی کی تعلیم دی ہے - تو دوسرے لفظوں میں یہ کہنا پڑے گا خود ہی ایشور نے اپنی عدالت کے خلاف چلنے اور اپنے قانون کے توڑنے کا حکم دیا ہے -

رامچندر صاحب نے کہا کہ تناسخ تو قرآن سے ثابت ہے - جیسا کہ لکھا ہے کونوا قردۃ خاسئین

میں نے کہا کہ اب ثابت ہو گیا - کہ آپ کے پاس تناسخ کا کوئی ثبوت نہیں ہے - قرآن میں ثبوت ہے مگر یہ آپکی قرآن سے اور عربی زبان سے بیخبری کی دلیل ہے - قرآن تو زور کے ساتھ تناسخ کی تردید کرتا ہے -

....

....

.... آپ کا فی وقت دیں تو قرآن سے تناسخ کی تردید کر دکھاؤں قودۃ خاسئین سے مراد حیوانی بندر نہیں ہے - بلکہ نافرمان قوم کو بندر سے مشابہت دیگئی ہے - اسی وجہ سے قردۃ کی صفت خاسئین واقع ہوئی ہے - ورنہ خاسئۃ صفت ہوتی - اور یہ معنی آج ہم نہیں کرتے ہیں - بلکہ سلف میں بھی یہی معنی کئے گئے - جیسا کہ مجاہد جو کہ تابعین میں سے ہیں - اور مفسرین کے سردار ہیں کہتے ہیں مسخت قلوبھم ولم یمسخوا قردۃ وانما ھو مثل ضربہ اللہ لھم " یعنی ان کے دل مسخ ہو گئے تھے وہ خود مسخ نہیں ہوئے تھے اللہ تعالے نے مثال کے طور پر ان کو بندر سے مشابہت دی ہے - اگر اب بھی بندر صفت انسان کی حقیقت آپ کی سمجھ میں نہیں آتی ہے - تو سوامی دیانند جی مہراج کی زبان سے ہی آپ کو سمجھا دیتے ہیں - سوامی دیانند جی مہراج ستیارتھ پرکاش صـ۲۲۲ میں یورپ کی قوم کو بندر کہتے ہیں - کیونکہ اس ملک کے باشندوں کے چہرے سرخ اور آنکھیں بھوری ہیں - اور اسی وجہ سے اس ملک کا نام ہری ورش - یعنی بندروں کا ملک رکھتے ہیں - اور خود ہی انھوں نے ہری کا ترجمہ بندر کیا ہے - اور یورپ کے ایک بادشاہ کا نام وڈالاکش بوجہ بھوری آنکھ کے بلی رکھا ہے - دیکھو صـ۲۳۳ - اور امریکہ کے لوگوں کو ناگ کہتے ہیں - دیکھو صـ۱۹ تو کیا واقعہ میں یورپ کی قوم بندر ہے اور اس کا ملک ہری ورش بندروں کا ملک ہے اور امریکہ کی قوم ناگ یعنی سانپوں کی قوم ہے - یا بوجہ کسی نہ کسی مشابہت کے ان کو بندر اور سانپ کہا گیا ہے - پس قرآنی آیت آپ کے مفید مطلب نہیں اور نہ آپ کے تناسخ کا کوئی یقینی ثبوت ہے -

مجھ سے کہا گیا کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں بیٹھ گیا - رامچندر صاحب نے بہت کوشش کی - لیکن تناسخ کی بہتر دلیل نہیں پیش کر سکے جلسہ برخواست ہوا -

معزز مستورات کو تبلیغ

دوسرے روز کے مباحثہ کے بعد جب میں مکان واپس آیا تو میری اہلیہ نے یہ خوشخبری سنائی کہ مس ہولیہم جس کو کہ میں نے ایک دعوت کے موقعہ پر تبلیغ کی تھی آج خود ہمارے یہاں ملاقات کو آئی تھی - آج بھی میں نے اس کو تبلیغ کی - اور ایک جلد ترجمہ انگریزی قرآن پارہ اول اور ایک جلد ٹیچنگس اینڈ ٹیچنگس آف احمد " اس کے ہاتھ فروخت کیا وہ بیحد بہت خوش ہوئی اور دیر تک اس سے باتیں انگریزی میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہوتی رہیں اس نے وعدہ کیا ہے - کہ ان کو پڑھ کر پھر ملوں گی - اور ابھی یہ یورپین لیڈی موجود ہی تھی - کہ مرہٹہ قوم کی دو شریف اور تعلیم یافتہ لیڈیاں یکایک آ گئیں - میں نے ان کو عزت کے ساتھ بٹھایا - اور آنیکا سبب دریافت کیا - تو انھوں نے کہا کہ مولوی صاحب سے ملنے اور اُنسے دھرم کے متعلق کچھ دریافت کرنے کے لئے آئی ہیں ہملوگ پونے سے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں - کل مولوی صاحب سے اور پنڈت مہاتما سے جو باتیں ہوئی ہیں - مولوی صاحب نے جو لیکچر دیا اور کتاب کو پڑھ کر سنایا میں اسوقت وہاں موجود تھی - اور بھی بہت سی عورتیں پارسیوں وغیرہ کی تھیں مولوی صاحب نے جو باتیں کل بیان کی ہیں ان کے متعلق کچھ اور بھی مولوی صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں - ہماری اہلیہ نے کہا کہ مولوی صاحب ابھی تھوڑی دیر ہوئی - وہیں آپکے پنڈت سے مباحثہ کرنے کے لئے گئے ہیں - پھر ان کو کہا کہ ایک بہت بڑا مہاتما ایشور کی طرف سے اوتار ہو کر آجکل دنیا میں آیا ہے - آپ لوگ اس کو قبول کریں اور اس کی تعلیم کو دیکھیں اور پڑھیں اس کے لئے انھوں نے اخویم عبداللہ الہ دین صاحب کی گجراتی کتاب " مہا پیغمبر نو زمان " ان کے نذر کی ان عورتوں نے بہت شوق سے اس کتاب کو لیا اور پڑھ کر پھر آنیکا وعدہ کیا - اثنائے گفتگو میں انھوں نے کہا کہ کیا آپ اسی طرح رات دن اس مکان میں بند رہتی ہیں - آپکی قید پر مجھکو افسوس ہے - انھوں نے کہا کہ ہمارے برقعہ کے ساتھ ضرورت پر نکلنے کی اجازت ہے - لیکن مجھ کو گھر کے کاموں سے فرصت کم ملتی ہے - اور میں یہاں تنہا ہوں مولوی صاحب کے رشتہ دار وطن میں ہیں - اس لئے مجبوراً مجھ کو اکیلے مکان میں رہنا پڑتا ہے - ورنہ مذہب نے عورتوں کو برقعہ کے ساتھ نکلنے کی اجازت دی ہے - پھر برقعہ پہنکر انکو دکھایا - اس کے بعد انھوں نے کہا کہ کسی مسلمان عورت کو لیکچر دیتے ہم نے آج تک نہیں دیکھا ہے - ہمارے یہاں بہت سی عورتیں ہیں جو قومی اور مذہبی باتوں پر لیکچر دیتی ہیں اور مسز نیڈو وغیرہ کا نام بتایا ہماری اہلیہ نے جواب دیا کہ ہمارے مہاتما اور گرو کے ملک قادیان میں بعض ایسی عورتیں ہیں - جو کہ لیکچر دیتی ہیں - لیکن انکا لیکچر عورتوں میں پردہ کے ساتھ ہوتا ہے - یہی وجہ ان کے دنیا میں مشہور نہ ہونیکی ہے - ہماری اہلیہ نے جو کچھ جواب دیا

کی رونق دوبالا کرکے احمدی سلسلہ کی تاریخ میں اسے یادگار بناؤ کہ مارچ ۱۹۱۹ء کا احمدی زمینداروں کا جلسہ تمام پہلے جلسوں کی نسبت زیادہ شاندار اور زیادہ بارونق تھا اور یا خدا نخواستہ اسکو بے رونق بنا کر دشمنوں کے لیئے خوشی اور دوستوں کے لیئے افسوس کا موجب بنو - بھائیو۔ بتلاؤ تمہارا امام تم سے کس بات کا امیدوار ہو - کیا اس بات کا کہ تم فوج در فوج قادیان کی مقدس زمین میں جمع ہو کر خدا کے فضلوں کے کھینچنے والے بنوگے یا اس بات کا کہ تم بے توجہی سے کام لیکر دشمن کی ہنسی کا موقعہ دوگے اگر خدا نخواستہ یہ جلسہ اپنی دھوم دھام میں پہلے جلسوں کی نسبت کم رہا تو یاد رکھو کہ اس کا الزام تمہارے سروں پر ہوگا احمدی جماعت کا جلسہ ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کی تمام جھوٹی امیدوں اور اسکی تمام ناپاک خواہشوں پر پانی پھیر رہا ہے - حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر دشمن اُمید رکھتا تھا کہ جماعت تتر بتر ہو جائیگی اور سلسلہ احمدیہ ٹوٹ جائیگا مگر جب حضرت اقدسؑ کی وفات کے بعد اُس نے تمکو پہلے کی نسبت زیادہ جوشِ محبت اور اخلاص کے ساتھ اور زیادہ تعداد میں قادیان کی طرف ہر چہار اطراف سے فوج در فوج آتے ہوئے دیکھا تو اُسکی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں اور وہ تمہاری طرف سے ہمیشہ کے لیئے مایوس ہو گیا مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر شیطان نے اپنا آخری اور خطرناک ہتھیار چلایا اور جماعت میں سے بعض بدقسمت روحیں اُسکے فریبوں کا شکار ہو گئیں تو دشمن پھر خوشی کے مارے اچھلا اور اُسکو پھر امید ہو گئی کہ شیطان کا یہ آخری حربہ جماعت احمدیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا - مگر خدا نے اپنے فضل و رحم سے اس جماعت کو تباہی سے بچا لیا - اور جب دشمن نے خلافت ثانیہ مبارکہ کے عہد کے سالانہ جلسوں کی بڑھتی ہوئی رونق اور شان کو دیکھا تو اُسکی آخری امید بھی خاک میں مل گئی - مگر وہ شیطان ابھی اپنے حملوں میں مصروف ہے اور اگر اس موقعہ پر تعلیم یافتہ طبقہ کی دقتوں کی وجہ سے اور خدا نخواستہ تمہاری غفلت کی وجہ سے جلسہ کی رونق میں ذرا بھی کمی آگئی تو دشمن سمجھیگا کہ شیطان اپنے حملہ میں کامیاب ہو گیا اور جماعت احمدیہ میں ضعف پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے - پس اے بھائیو! سلسلہ احمدیہ کو اس اعتراض سے بچاؤ - اور اپنے مقدس مرکز میں اپنے امام کے جھنڈے کے نیچے فوج در فوج جمع ہو کر دشمن کے دل کو جلاؤ یاد رکھو تمہیں وہی ثواب ملے گا جو صحابہؓ کو خدا کی راہ میں تلوار چلانے سے حاصل ہوا - اُس صحابی کا قصہ یاد کرو جو دشمنوں کو اپنی قوت اور بہادری دکھلانے اور اُنپر رعب ڈالنے کے لیئے اکڑ کر چل رہا تھا - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا - ایسی چال اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے لیکن اسوقت اس شخص کی یہی چال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہو رہی ہے - پس تم بھی دشمن کو اپنی قوت اور جمعیت - اپنے اخلاص فرطِ محبت کے نظارہ سے مرعوب کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرو - تم عاشقوں کی طرح قادیان کی طرف دوڑو تا دیکھنے والے تمہاری محبت کو دیکھکر حیرت میں پڑیں - تم دیوانوں کی طرح دارالامان کی طرف بھاگو تا لوگ تمہاری حالت کو دیکھ کر تعجب کریں - **تمہارا امام تمہیں بلاتا ہے** پس تم اُسکی آواز پر **لبیک** کہتے ہوئے دوڑو تمہارا پیارا پیشوا تمہارا محمود تمہیں پکارتا ہے - اُسکی پکار پر اسکے جھنڈے کے نیچے سب جمع ہو جاؤ ۞

تم یہ سنکر خوش ہوگے کہ تمہارے دوسرے بھائی تمہاری نسبت کیا خیال رکھتے ہیں شہروں کی جماعت سے جو آواز اٹھی وہ یہ تھی کہ دیہات کے احمدی … نہایت مخلص ہیں وہ اپنے پکے ہوئے کھیتوں کی کچھ پروا نہ کرکے اور … قادیان کی طرف دوڑینگے اور انکی محبت انکو کھینچے کھینچے دارالامان میں پہنچا دیگی - مگر تمہارے امام نے تمہیں اس **امتحان** میں نہیں ڈالا اور اُس نے نہیں چاہا کہ ایسے وقت میں تمہیں قادیان کی طرف بلائے جبکہ تمہاری کھیتیاں تمہیں اپنی طرف بلا رہی ہوں اور تمہارے دل سال بھر کی محنت کا پھل اٹھانے کی طرف رغبت کر رہے ہوں لیکن میں خیال کرتا ہوں اگر تم اس امتحان میں بھی آزمائے جاتے تو تم پاس نکلتے لیکن اب تمہارے لیئے آسانی کر دیگئی ہے پس تم خدا کا شکر بجا لاؤ اور جماعت کے حسن ظن کو سچا کر کے دکھلاؤ ۞

اب میں **شہروں کے احمدی** بھائیوں سے مخاطب ہوتا ہوں اور ان کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ اگر آپ صاحبان اپنے دیہات کے بھائیوں سے توقع رکھتے تھے کہ وہ پکے ہوئے کھیتوں کو چھوڑ کر بھی قادیان کی طرف دوڑینگے تو کیا وجہ ہے کہ آپ لوگوں سے یہ توقع نہ رکھی جاوے کہ آپ بھی ایسی ہی قربانی کرنیکے لیئے تیار نہ ہونگے - اسوقت تک جو جلسے ہوتے رہے انمیں آپ لوگوں ہی کی آسانی کو مد نظر رکھا گیا اور ایسے دنوں میں جلسے کیئے گئے جو آپ کے لیئے فراغت کے دن تھے - یہ پہلا جلسہ ہے جسمیں آپ صاحبان کے اخلاص کی آزمائش کا وقت آیا - اگر زراعت پیشہ احباب کا یہ فرض تھا کہ وہ پکے ہوئے کھیتوں کو اور سال بھر کی محنت کے پھل کو جلسہ کے لیئے قربان کر دیتے تو کیا شہروں میں رہنے والے احباب کا یہ فرض نہیں کہ وہ بھی ایسی قربانی کا نمونہ دکھائیں اور جس بات کی وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے توقع رکھتے تھے اُسکا خود نمونہ پیش کریں - پس اے بھائیو! جو شہروں میں بود و باش رکھتے ہو - خواہ تم کسی دفتر میں ملازم ہو یا کسی تجارت میں مصروف ہو یا کسی اور شغل میں مشغول **اپنے فرض کو یاد کرو** اور اس بات کی کوشش کرو کہ تمہارا آنیوالا جلسہ کسی بات میں پہلے جلسوں سے کم نہ ہو بلکہ جیسا پہلے ہر ایک دوسرا جلسہ پہلے جلسہ سے زیادہ بارونق رہا ایسا ہی اب بھی چاہیئے کہ یہ جلسہ تمام پہلے جلسوں سے زیادہ شاندار ہو جس شخص کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہے پس چاہیئے تمہارا یہ جلسہ پہلے جلسوں کے برابر نہیں بلکہ بڑھکر ہو - ممکن ہے کہ دشمن یہ امید رکھتا ہو کہ اب کی دفعہ کا جلسہ چونکہ غیر موزوں حالات کے ماتحت قائم ہونیوالا ہے اسلیئے یہ پہلے جلسوں کی طرح کامیاب جلسہ نہ ہوگا پس تمہیں چاہیئے کہ تم اسکی اس امید کو جھوٹا ثابت کرو اگر خدا نخواستہ یہ جلسہ پیشتر کی نسبت زیادہ شاندار نہ ہوا - تو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

میں حسب حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ جو گذشتہ دسمبر میں بعض وجوہات کے سبب ملتوی رہا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۔۔ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر منعقد ہوگا۔ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اس سالانہ جلسہ میں شریک ہونیکی کوشش کرے۔ پہلے ایسٹر کے دنوں میں جلسہ کرنیکی تجویز تھی مگر ایسٹر کی تعطیلات چونکہ ۲ بساکھ کو شروع ہوتی ہیں اور وہ دن زراعت پیشہ احباب کیلئے بسبب فصل کی کٹائی کے سخت مصروفیت کے دن ہیں اسلئے زمیندار احباب کی سہولت کیلئے جلسہ کا انعقاد ہولی کی تعطیلوں میں قرار پایا ہے۔ امید ہے ہمارے زراعت پیشہ دوست اس رعایت کی قدر کرینگے اور کثرت سے سالانہ جلسہ میں شریک ہونگے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ایسٹر کے دن جلسہ کے لئے زیادہ موزوں دن تھے مگر زمیندار طبقہ کی مصروفیت کو دیکھ کر ایسے دنوں میں جلسہ مقرر کیا گیا ہے جو نسبتاً ان کی فراغت کے دن ہیں پس اگر زمیندار احباب ایسے موقعہ سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھائیں تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہوگا۔ مجھے اپنے زمیندار دوستوں سے امید ہے کہ وہ اس رعایت کی پوری قدر کرینگے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے سالانہ جلسہ کی تاریخیں مقرر کرتے وقت انکے لئے ملحوظ رکھی ہے اور کثیر تعداد میں شامل ہوکر جلسہ کو گذشتہ سالوں کی نسبت بھی زیادہ شاندار اور بارونق بناتے ہوئے اس بات کا ثبوت دینگے کہ انکے دلوں میں شکرگذاری کا احساس بہت زور سے موجود ہے۔ اے میرے زمیندار بھائیو! تمہارے لئے اسوقت دو راہیں کھلی ہیں یہ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تمہاری سہولت کے لئے بجائے بساکھ کے دنوں کے دوسری تیسری اور چوتھی چیت کو مقرر کیا ہے۔ اب یا تو آپ لوگ اس رعایت کی قدر کرکے اس جلسہ میں کثرت کے ساتھ شامل ہوں اور اسکو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بارونق بنا کر دکھائیں تا ثابت ہو کہ آپ ایک قدردان قوم ہو جو اپنے محسن کے احسان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہو حضرت خلیفۃ المسیح نے تم پر احسان کیا ہے پس فوج در فوج اس جلسہ میں شریک ہوکر اپنے محسن کے دل کو خوش کرو۔ اگر ایک گھر میں چار احمدی ہیں اور پہلے جلسوں پر چار میں سے ۲ جلسہ کے موقعہ پر آتے تھے تو اب چاروں کے چار اٹھو اور جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کے احسان کا اپنی زبان سے شکریہ ادا کرو۔ اور اپنے تئیں ایک وفادار جماعت ثابت کرو تا تمہارے لئے امام کا دل پگھلے اور درد دل سے تمہارے لئے دعا کرے۔ جب وہ تمہارے اخلاص کو دیکھے گا کہ اس کے دائیں بھی احباب فوج در فوج کھڑے ہیں اور اسکے بائیں بھی اور آگے بھی اور اسکے پیچھے بھی تو وہ تمہارے اس اخلاص کو دیکھکر خوش ہوگا اور تمہارے لئے محبت سے بھری ہوئی دعا اس کے دل سے نکلے گی پس ایک راہ تو یہ ہے کہ جلسہ کو پہلے کی نسبت دو چند بارونق دکھلا اپنے امام کو۔ نہیں نہیں اپنے اس خدا کو جس نے تمہیں ایک برگزیدہ جماعت بنایا ہے۔ خوش کرو۔ اور دوسری راہ یہ ہے کہ تم جلسہ میں شمولیت کیلئے کوئی خاص کوشش نہ کرو اور اس کی پرواہ نہ کرو جس کا تعلیم یافتہ طبقہ کی دقتوں کی وجہ سے اندیشہ کیا جاتا ہے اور اس طرح اس بات کا ثبوت دو کہ تمہارے سینوں میں جوش نہیں اور تمہارے دلوں میں احساس نہیں پس ان دو راہوں میں سے جو راہ بہتر ہے اس کو اختیار کرو۔ یاد رکھو۔ یہ جلسہ تمہارے لئے خاص ذمہ داری لاتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے اکثر حصہ کے لئے ایام جلسہ میں سے صرف ایک دن یعنی ۱۶- مارچ کا دن تعطیل کا دن ہے پس ان کے لئے ایام جلسہ میں پوری تعداد میں شامل ہونا ایک مشکل کام ہے اور خوف کیا جاتا ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ جلسہ میں شامل نہ ہوسکیں گے۔ پس یہ جلسہ خصوصیت کے ساتھ احمدی جماعت میں سے زمیندار طبقہ کا جلسہ ہے۔ اور اگر اسکو احمدی زمینداروں کا جلسہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ پس اے میرے زمیندار بھائیو! احمدی تاریخ میں یہ جلسہ خصوصیت کے ساتھ تمہارا جلسہ ہوگا۔ اور تمہارا اختیار ہے خواہ خاص جوش اور خاص اخلاص کے ساتھ کام لیکر اپنے اس جلسہ

گروہ صحیح ہے۔ لیکن احمدی خواتین کو اس طرف توجہ کرنیکی سخت ضرورت ہے۔ دنیا میں غیر قوموں کی عورتیں اب بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوگئی ہیں اور قومی اور مذہبی کاموں میں پہلو بہ پہلو کام کرتی ہیں اور صرف یہی نہیں کہ صرف دنیا کے کام اور دنیاوی علوم و فنون میں مسابقت کر رہی ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر ان تمام اعتراضات سے بھی واقف ہیں۔ جو کہ ان کے مرد اسلام پر کرتے ہیں پس ضرورت ہے۔ کہ احمدی عورتیں بھی ان کے جوابوں سے پوری طرح واقف ہوں۔ اور نہ صرف واقفیت کی بلکہ کام کرکے دکھانے کی ضرورت ہے قادیان کی معزز خواتین کو واقفیت کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ خدا کے فضل سے وہ بہت کچھ واقف ہیں۔ وہ اگر پوری طرح توجہ کریں۔ تو باہر کی احمدی خواتین ان کے ذریعہ اطلاع پا سکتی ہیں۔ ہاں انکو اس کی سخت ضرورت ہے۔ کہ دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی ترجمانی کرنا سیکھیں۔

انجمن احمدیہ بمبئی کی لائبریری

مسٹر ام - بی - دارشو رئیس علاقہ پنجاب جن کا ذکر پہلے خط میں کیا ہے۔ اور جنہوں نے حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں تصدیق کا خط بھی لکھدیا ہے۔ انھوں نے ایک نہایت خوبصورت استنبولی حمائل اور اس کے رکھنے کے لئے ایک شیشے کی بہت بڑی اور قیمتی الماری بھی خرید کر انجمن کی لائبریری کو دی ماہوار چندہ بھی دینے کا وعدہ کیا ہے۔

دوسری الماری ہمارے محترم دوست سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی نے گجراتی اور انگریزی کتابوں کے رکھنے کے لئے خرید کر دی ہے۔ جس میں کتابیں سجا کر رکھدی گئی ہیں۔ بابو محمد عثمان صاحب سپروائزر نے دس روپے اس لئے دیئے تاکہ لائبریری کے لئے جن کتابوں کی ضرورت ہو خرید کیجائیں فالحمد للہ

خاکسار خلیل احمد - از بمبئی (احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن)

غیر ممالک کی برقی خبریں

کمیشن مہلت جنگ کا جرمن پریسیڈنٹ

لنڈن - ۴ - فروری برلن کے ایک پیام سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ونٹر فیلاٹ کی جگہ جنرل بیرن فان ہیمرسٹن جرمن کمیشن مہلت جنگ کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں

انگریزی و امریکن جہاز ہیمبرگ میں - لنڈن ۵ - فروری ہیمبرگ سے ایک تار ہیگ میں اس مضمون کا موصول ہوا ہے۔ کہ چار انگریزی امریکن کروزر اور تباہ کن جہاز ہیمبرگ میں اس غرض کر آئے ہیں۔ کہ اہم سامان خوراک پر قبضہ کیا جائے جسے لوکل سویٹ جماعت نے ضبط کرلیا ہے۔

اخبار کربون گزٹ کی اشاعت ملتوی

لنڈن - ۵ - فروری - کربون کا ایک تار ۲ - فروری کا مظہر ہے۔ کہ انگریزی حکام نے کربون گزٹ کو نامناسب مضامین شائع کرنے کے باعث ایک ہفتہ کے لئے اسکی اشاعت بند کردی ہے

ریلوے کلرکوں نے ہڑتال کا فیصلہ کرلیا ہے لنڈن ۴ - فروری ریلوے کلرک ایسوسی ایشن کے سکرٹری نے بیان کیا ہے۔ کہ ایسوسی ایشن نے کل شام کو ہڑتال کردینے کا فیصلہ کیا ہے اگر اس وقت تک معاملات طمانیت بخش طریقہ سے طے نہ کردیئے گئے

سابق ولیعہد جرمنی کی درخواست لنڈن ۳ - فروری مونخینز زیٹنگ کے نامہ نگار برلن کی اطلاع کے مطابق سابق ولیعہد جرمنی نے سابق سرکاری مشیروں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ان کی شادی کے منسخ کرنے کے متعلق کارروائی شروع کردیں۔

روسی شہزادیوں کی بیحرمتی۔ اخبار پٹیٹ پیرسین نے شاہی خاندان روس کے قتل کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زار روس کی لڑکیاں اپنے والدین کی آنکھوں کے سامنے قتل سے پہلے بیحرمت کی گئیں۔

گلاسگو کی سٹرائک میں اصلاح - لنڈن ۳ - فروری گلاسگو کی سٹرائک میں اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ گاتھکارٹ ورکس کے ۷۰ فیصدی اشخاص نے اور سیا ہقر یا دس شیپا رڈ کے کثیر التعداد اشخاص نے کام شروع کردیا ہے۔ گو ان اور ڈاہیچ کے کام کرنے والے غالبًا اگر ان کی حفاظت کی گئی تو کل کام شروع کردیں گے۔

صلح کانفرنس کا کام - لنڈن - ۵ - فروری پیرس کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اقوام کی لیگ کا کمیشن تسلی بخش طور پر ترقی کر رہا ہے۔ بین الاقوامی مزدوری کے متعلق قانون سازی کے کمیشن نے بحث کی بنیاد کے طور پر بین الاقوامی طور پر معاملات مزدوری کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک مستقل نظام قائم کرنے کی برطانوی تجاویز کو اختیار کرنا منظور کرلیا ہے۔

مجرموں کو سزا دینے کا معاملہ لنڈن - ۵ - فروری اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر گورڈن ہیورٹ اٹارنی جنرل نے پیرس میں جرنلسٹوں کو مطلع کیا ہے کہ جرمن مجرموں کی سزا کے متعلق برطانوی خیال بلاشبہ یہ ہے۔ کہ مجرمان کو خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ پوزیشن کے کیوں نہ ہوں بغیر مزید غیر ضروری تاخیر کے ضرور سزا دی جانی چاہئے۔ یہ امور کہ فی الحقیقت مجرم کون ہیں ان کے خلاف کن جرائم کا الزام لگایا جانا چاہئے۔ اور کس طریق سے انھیں سزا دی جانی چاہئے۔ ایسے سوالات ہیں جن پر نہایت اچھی طرح غور کیا جانا چاہئے جرائم اور سزاؤں کے متعلق کمیشن جو جرائم کی تحقیقات کے کام میں مصروف ہے۔ اس لئے اس کی تمام کارروائی پوشیدہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ پیشتر ازیں بہت سا نہایت قیمتی مصالحہ جمع کیا جا چکا ہے۔ اور اس کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ یہ کام بغیر رکاوٹ کے جاری ہے۔

اشتہارات

ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ "الفضل" (ایڈیٹر)

کشمیری مال

اونی مال لوئی خودرنگ ۱۲ سے ۲۵ روپیہ تک لوئی یک بری ۷ اسے ۳۰ تک۔ پٹو خودرنگ دھاری دار پٹو۔ رفلی مال۔ جوڑہ ہا۔ شالہائے و شالے کشمیری سرج۔ چک پٹو۔ زنانہ فردیاں۔ جائے نماز کامدار اشیاء۔ قالین ہائے گبو اونی چیر و پشمینہ آمیزنہ ایک بار منگوایئے۔ زعفران خالص کستوری خاص گل بنفشہ بادام۔ گچھیاں۔ جان آدم۔ اخروٹ۔ زیرہ خالص ست سلاجیت مال شرطیہ خالص ہے۔ آزمائش شرط ہے

مینجر کشمیر ٹریڈنگ ہوس سرینگر

تریاق دمہ

دمہ کیلئے تو تریاق ہے۔ کھانسی اور زکام کیلئے بھی اکسیر ہے کیسا ہی پرانا مرض ہو۔ اس کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اخبار اہلسنت مورخہ ۱۵ جنوری لکھتا ہے تریاق دمہ خواجہ صاحب کا ایجاد کردہ ہم نے استعمال کرایا ہے۔ واقعی دمہ یعنی ضیق النفس کیلئے اکسیر ہے۔ ملنے کا پتہ

خواجہ معین الدین قادیان

تبلیغی ٹریکٹ کہ جو کہ مہدی رانی چھپایا عمدہ

کاغذ لکھائی و چھپائی عمدہ ا؎ حربہ احمدیہ بغیر امید ہے ۵۵ سوال ا؎ کسر صلیب نمبر ۲ ؎ حیات مسیح ا؎ راستبازوں کی پہچان کے ۲۰ نشان نوشتہ خلیفہ اول ؎ آئینہ حق نما ۱۳ ؎ فرقان ا؎ قول فیصل مینا میوں کے جواب ؎ سور گنگا سیر تھ۔ ہر دو حصہ حق الیقین عمہ حقیقۃ الرویا۔ التذکرۃ المہدی عمہ قاعدہ یسرنا القرآن ۳ ؎ تہذیب دعا کے ۲۰ گرا انکے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی کل کتب محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

رسالہ "محقق" منگوا کے دیکھو

آج ۷۳ فرقے مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ہر فرقہ عندا ورب دھڑی یا خوش عقیدگی سے اس بات پر جما ہوا ہے۔ کہ ہم راہ راست پر ہیں۔ باقی سب فرقہ گمراہ ہیں۔ اور حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق ان میں صرف ایک فرقہ جنتی ہے اور سب دوزخی۔ اب بتاؤ کہ کس کی بات مانیں اور کس کی نہ مانیں ہر فرقہ اپنے جنتی ہونے پر دلائل پیش کرتا ہے۔ اس لئے میں نے ایک رسالہ "محقق" نامی لکھا ہے جس میں چار اعتراض کئے ہیں۔ پہلے اعتراض کے جواب دینے والے کو دس اشرفی انعام دونگا۔ دوسرے پر پانچ اشرفی تیسرے پر دو اشرفی چوتھے پر ایک اشرفی آپ خود جواب دیجئے یا آپ کے نزدیک جو پیر سجادہ نشین صوفی۔ مولوی یا اور کوئی اس قابل ہو اس سے جواب دلوایئے۔ ثواب کا ثواب اور انعام کا انعام حاصل فرمایئے

خضاب شاہجہانی

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اس کی شہرت کے واسطے کوئی خاص کوشش کی ہو۔ بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بینظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا۔ جس نے ایکبار لگایا پھر بھی بار بار منگایا۔ یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا۔ اطباء اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے۔ کہ اصل خضاب وہ ہے۔ جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے۔ یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے۔ اس میں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا .... شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں۔ ایک دفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے۔ بالوں میں ایسی گہری پائدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے جیسی جوانی میں انپر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے۔ اگر ہماری اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ حرجانہ دینے کو تیار ہیں۔ ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری لوگ ہیں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔ تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے۔ بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ سچ کو پرکھ لیں۔ اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے۔ اور معقول کمیشن۔

قیمت فی بکس ۱۲؍ (بارہ آنہ)۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ایم۔ فیروز الدین اینڈ۔ برادرس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا۔ مالکان کیلئے شائع ہوا